www.KitaboSunnat.com

سزاوار اقرء (رب سے قرآن بہت آتا ہو) یا "اعلم" (بہت بڑے عالم) ہے۔

یؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله تعالى فان كانوا فى القراءة سواء فاعلمهم بالسنة

الحديث (رواه مسلم) وفى رواية احقهم بالامامة اقرؤهم (رواه مسلم عن ابى سعيد)

امامت کا سب سے بڑا حقدار وہ ہے جو ان میں سب سے بڑا قاری ہو۔ اس لیے جو شخص اپنے نجی مصالح کے لیے اس کی راہ روکتا ہے، غلط کرتا ہے۔

تنبیہ:- چونکہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے کہ، نماز میں قرآن کھول کر پڑھنا جائز ہے یا نہ؟ اس میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس موقع پر اس کی بھی وضاحت کردی جائے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں قرآن کھول کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

واذا قرأ الامام من المصحف فسدت صلوته عند ابى حنيفة (هداية باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها ص۱۳۷)

یہاں امام کی قید اتفاقی ہے، مقتدی بھی ایسا کرے تو فاسد ہو جائے گی۔

قال صاحب النهاية قيد الامام اتفاقى انتهى فيعلم ان قراءة المقتدى من المصحف ايضا مفسد (حاشيه هداية ص۱۳۷)

شرح وقایہ میں بھی اس کو مفسد نماز قرار دیا گیا ہے

وقراءته من مصحف (يفسدها) (شرح وقايه ص۱۶۴)

وان قرأ المصلى القرآن من مصحف او من المحراب تفسد صلوته (منية المصلى مع صغيرى ص۲۳۱)

اس کی دو وجہیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ قرآن کھول کر اسے دیکھے گا، دیکھ کر پڑھے گا، ورق الٹائے گا۔ یہ عمل کثیر ہے اور یہ مفسد نماز ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ غیر سے تلقین قبول کرنے والی بات ہے۔ جو مفسد نماز ہے۔

ولابى حنيفة ان حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الاوراق عمل كثير ولانه تلقن من المصحف فصار كما اذا تلقن من غيره (هداية ص۱۳۷)

امام ابو یوسف اور امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں، وہ فرماتے ہیں، یہ مکروہ ہے، مفسد نماز نہیں ہے۔ وقالا هى تامة (هدايه)

یہ لطیفہ بھی ملاحظہ فرمائیے! احناف کا کہنا ہے کہ اگر قرآن کے بجائے کوئی اور کتاب یا مکتوب نماز میں دیکھا اور اسے سمجھا بھی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولو نظر الی مکتوب وفهمہ فالصحیح انہ لا تفسد صلوتہ بالاجماع (ھدایہ ص۱۳۸)

اور اس سے دلچسپ سنیے! فرماتے ہیں:۔

لو نظر الی فرج المطلقۃ الرجعیۃ بشہوۃ یصیر مراجعا ولا تفسد صلوتہ

المختار (صغیری شرح منیۃ المصلی ص۲۳۲)

نیز فرمایا:۔

لو قبلت المصلی امرأتہ ولم یقبلہا فصلوتہ تامۃ (منیۃ)

ترجمہ کسی دیدہ در بزرگ سے کرا لیجیے! پھر غور فرمائیے! عمل کثیر کا جو بہانہ بنایا ہے اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ مزید سنیے:۔

اگر نمازی کے پاس روڑا تھا اور وہ اس نے پرندے کو دے مارا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

ولو کان معہ حجر فرمی بہ الطائر او نحوہ لا تفسد صلوتہ (کبیری ص۴۴۲)

نیز ارشاد ہے کہ اس صف کو چھوڑ کر اگلی صف میں خالی جگہ پر نمازی چلا جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔

وبعض المشائخ قالوا فی رجل رای فرجۃ فی الصف الثانی فمشی الیہا لا تفسد صلوتہ (منیۃ المصلی مع صغیری ص۲۳۲)

نماز میں قرآن کھول کر پڑھنا ہمارے نزدیک مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسا عمل کثیر ہے جو نماز کے لیے ہے، کسی اور محرک کے لیے نہیں ہے، جیسا کہ رکوع و سجود، تشہد اور رکعتوں کے لیے اٹھنا بیٹھنا کوئی عمل کثیر نہیں ہے یہ بھی نہیں ہے ظہر یا عصر کی نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نواسی حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوش مبارک پر اٹھا کر نماز پڑھائی سجدہ یا رکوع کو جاتے وقت اسے رکھ دیتے، اٹھتے وقت اسے بھی اٹھا لیتے اور دوش پر سوار کر لیتے۔

قال ابو قتادۃ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی للناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعہا (ابوداؤد باب العمل فی الصلوٰۃ ص۹۳) (فی روایۃ: بینما نحن ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوٰۃ فی الظہر والعصر الحدیث (ص۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں، آپ نماز پڑھتے ہوتے اور میں سامنے دراز پڑی سوئی ہوتی تھی، جب آپ سجدہ کو جاتے تو مجھے ہاتھ سے دبا لیتے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وانا معترضۃ بین یدیہ فاذا سجد غمزنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبضت رجل الحدیث (صحیحین عن عائشۃ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: حضور نفل پڑھ رہے تھے اور سامنے سے دروازہ بند تھا میں آئی اور دروازہ کھولنے کو کہا تو آپ نے آگے چل کر دروازہ کھول دیا، قبلہ سامنے پڑتا تھا۔

قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ (ابوداؤد باب العمل فی الصلوٰۃ ص۹۲ ج۱)

حضور کا ارشاد ہے کہ نماز میں سانپ یا بچھو آ جائے تو اس کو مار ڈالو۔

اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ، الحیۃ والعقرب (ایضاً)۔

باقی رہی دوسری وجہ، یعنی دوسرے سے تلقین والی بات تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن دوسرا ہے ہی نہیں: بلکہ نماز قرآن کی قرأت کے لیے ہے۔

انما الصلوٰۃ لقرأۃ القرآن الحدیث (ابوداؤد)

بلکہ سورت فاتحہ کو حضور نے نماز سے تعبیر فرمایا تھا، قسمت الصلوٰۃ الحدیث۔

ایک دفعہ آپ نے نماز پڑھائی، اور کچھ بھول گئے، بعد میں ایک صحابی نے کہا کہ آپ فلاں آیت چھوڑ گئے ہیں، فرمایا: تو نے یاد کیوں نہ کرایا۔

کان یقرأ فی الصلوٰۃ فترک شیئا لم یقرأ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت اٰیۃ کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا ذکرتنیھا (رواہ ابوداؤد عن المسعود)

اسی طرح حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ کیوں نہ بتایا؟۔

صلی صلوٰۃ فقرأ فیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لاُبی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک (ابوداؤد باب الفتح علی الامام فی الصلوٰۃ ص۹۱ ج۱)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے عہد میں امام نماز کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

کنا نفتح الائمۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ الحاکم)

حضرت ابن عمرؓ کو حضرت نافع اور حضرت عثمانؓ کو ان کے غلام حمران نماز میں لقمہ دیا کرتے تھے۔

قال نافع صلی بنا ابن عمر فتردد ففتحت علیہ فاخذ (ابن ابی شیبۃ)

حمران یصلی خلف عثمان فاذا توقف فتح علیہ (الاصابۃ لابن الحجر)

یزید بن رومان کہتے ہیں کہ میں نافع بن جبیر کے پہلو میں نماز پڑھتا تھا، تو وہ مجھے ہاتھ سے دباتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کچھ کا دیتے تو میں ان کو لقمہ دیتا حالانکہ ہم دونوں نماز میں ہوتے تھے۔ کنت اصلی الی جانب نافع بن جبیر بن مطعم فیغمزنی فافتح علیہ ونحن نصلی (موطا مالک)

جیسے نمازی قاری کا عین نہیں ہے اور اس کا لقمہ جائز ہے اسی طرح قرآن بھی گو قاری (امام نماز) کا عین نہیں ہے تاہم امام اس سے لقمہ لے سکتا ہے۔

بعض آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اور تابعین قرآن مجید کھول کر پڑھنے کے حق میں نہیں تھے، جیسے حضرت ابن عباسؓ (عمدۃ الرعایۃ ص۱۲۴ بحوالہ ابی داؤد) سلیمان حنظلی، ابو عبدالرحمن، امام نخعی، مجاہد، عامر، قتادہ اور حماد (مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۳۸/۲) اور حضرت سفیان (قیام اللیل ص۱۶۸) لیکن مرفوع احادیث سے ان کی تائید نہیں ہوتی اور ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی منع کی دلیل وہی ہو جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ اور وہ جیسی کچھ ہیں آپ کے سامنے ہے۔

امام محمد بن سیرین کا ارشاد ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا تھا یعنی صحابہ و تابعین میں۔

لایُریٰ بأسا ان یوما لرجل القوم یقرء فی المصحف (مصنف ص۳۳۸/۲)

حضرت عائشہ کا غلام قرآن کھول کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔

کانت عائشۃ یؤمھا عبدھا ذکوان من المصحف (بخاری باب امامۃ العبد والمولیٰ تعلیقا ص۹۶/۱)

بنت طلحہ حضرت عائشہ بھی کسی کو لڑکے یا شخص سے کہتی تھیں کہ قرآن سامنے رکھ کر رمضان میں ان کو نماز پڑھائیں۔

عن عائشۃ ابنۃ طلحۃ انھا کانت تامر غلاما او انسانا یقرء فی المصحف یؤمھا فی رمضان (مصنف ص۳۳۸/۲)

حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین کا بھی یہی مذہب تھا۔

قالا لا باس بہ (مصنف ص۳۳۸/۲)

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شیخ اور استاذ حضرت عطاء بن ابی رباح کا بھی یہی نظریہ تھا۔ قال لا باس بہ (ایضا) یعنی جب حافظ نہ ملے۔

حضرت انس نماز پڑھتے، ان کا لڑکا قرآن کھول کر پیچھے کھڑا ہو جاتا اور جب حضرت انسؓ اٹک جاتے تو وہ انہیں لقمہ دیا کرتا۔

کان انس یصلی وغلامہ یمسک المصحف خلفہ فاذا تعایا فی آیۃ فتح علیہ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۳۸/۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بھی بوقت ضرورت قرآن کھول کر پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

سئل مالك عن اهل قرية ليس احد منهم جامعا للقرآن اترى ان يجعلوا مصحفا يقرأ لهم رجل منهم فيه قال لا باس به (قيام الليل ص۱۶۸)

عن احمد فی رجل يؤم فی رمضان فی المصحف فرخص فيه (ايضاً) یعنی اگر حافظ نہ مل سکے تو ____ اور یہی مسلک حضرت سعید بن المسیب کا تھا (ایضاً)

حضرت امام یحییٰ بن سعید انصاری بھی کہتے تھے کہ رمضان میں ایسا کر سکتے ہو۔

حضرت امام زہری سے اس کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: شروع سے ہی ایسا کرتے آرہے ہیں یعنی صحابہ اور تابعین! ہمارے بزرگ قرآن کھول کر پڑھتے آرہے ہیں

منذ كان الاسلام كان خيارنا يقرؤن فی المصاحف (قيام الليل ص۱۶۸)

حضرت امام مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت امام ابو حنیفہؒ سے پہلے کوئی شخص بھی ہمیں معلوم نہیں جو کھول کر قرآن پڑھنے سے نماز کے فساد کا قائل ہو، جنھوں نے ایسا کیا ہے، وہ صرف اہل کتاب سے مشابہت کا خیال کرتے ہیں۔

لا نعلم احدا قبل ابی حنيفة افسد صلوته انما كره ذلك قوم لانه من فعل اهل الكتاب (قيام الليل ص۱۶۹)

تفاسیر القرآن

الکبیر۔ ابن کثیر۔ خازن۔ کشاف۔ زاد المسیر۔ جامع البیان۔ نسفی۔ ابن عباس۔ فتح البیان۔ طبری جلالین۔ بیضاوی۔ الترغیب والترہیب۔ نیل الاوطار۔ سبل السلام۔ جمع الفوائد۔ احکام القرآن للجصاص۔ البدر الطالع۔ الخصائص الکبریٰ۔ الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبہ۔ تثبیت دلائل النبوۃ۔ القاموس المحیط۔ فتح الباری عون المعبود۔ تحفۃ الاحوذی۔ ریاض الصالحین وغیرہ۔ آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب

امین پور بازار لائلپور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ